بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۲

ہفتہ

۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ ॥ ۵ تبوک ۱۳۳۲ھش ۔ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۵۳ء ॥ نمبر ۱۳۲

علاقہ سویز کے متعلق مصر اور برطانیہ کے درمیان

دو امور تا حال تصفیہ طلب ہیں

حالیہ مذاکرات کے متعلق برطانیہ کے سیاسی حلقوں کی قیاس آرائیاں

لندن ۴ ستمبر۔ برطانیہ کے سیاسی حلقے علاقہ سویز کے متعلق حالیہ غیر سرکاری مذاکرات کے بارے میں بہت پُرامید ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان مذاکرات کے نتیجہ میں برطانیہ اور مصر کے باہمی اختلافات یقیناً کم ہو گئے ہوں گے۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں اس خیال کا اظہار "قومی رہنمائی" کے مصری وزیر میجر صالح سلیم کے اس اعلان کے باوجود کیا گیا ہے۔ کہ ان مذاکرات میں طرفین کسی سمجھوتے پر نہیں پہنچ سکے۔ برطانوی سیاسی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اب آخری سمجھوتے کی راہ میں صرف حسب ذیل دو رکاوٹیں باقی ہیں۔ (۱) علاقہ سویز میں مقیم رہنے والے برطانوی ماہرین کی تعداد اور عرصہ قیام کی تعیین۔ مصر چاہتا ہے کہ یہ میعاد تین سال سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ برخلاف اس کے برطانیہ بدستور دس سال کی میعاد پر مصر ہے۔ (۲)

* ان شرائط اور حالات کی تعیین کہ جن میں برطانیہ علاقہ سویز میں اپنی فوجی سرگرمیاں دوبارہ جاری کر سکے گا۔ مصر چاہتا ہے کہ اس کی اجازت صرف اس صورت میں دی جائے۔ کہ جب عرب لیگ کے ممبر ممالک میں سے کسی ملک پر کوئی بیرونی طاقت حملہ آور ہو۔ برطانیہ اس میں ایران اور ترکی کو بھی شامل کرنا چاہتا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ یکم تبوک (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو تا حال کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲ تبوک۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی علالت کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے۔ کہ آپ کی طبیعت پچھلے ہفتہ سے زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ تیز بخار ہونا شروع ہو گیا ہے۔ پاؤں متورم ہو گئے ہیں اور کھانسی اور سینے کی درد کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں ؁

سلامتی کونسل نے مراکش کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل کرنے کا مطالبہ مسترد کر دیا

پانچ ووٹ مطالبے کے حق میں اور پانچ خلاف آئے یونان نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا

نیویارک ۴ ستمبر۔ سلامتی کونسل نے کل رات عرب ایشیائی گروپ کے اس مطالبے کو مسترد کر دیا کہ مراکش کے مسئلہ کو کونسل کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ پانچ ووٹ مطالبہ کے حق میں اور پانچ خلاف آئے۔ ایک ملک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ جن ملکوں نے مطالبے کی حمایت کی۔ ان میں پاکستان روس۔ لبنان۔ چلی اور کومنتانگ چین شامل تھے۔ برطانیہ۔ فرانس۔ امریکہ۔ ڈنمارک اور کولمبیا نے خلاف ووٹ دیا۔ یونان اس تمام قضیے میں غیر جانبدار رہا۔ اصل مطالبہ پر رائے شماری سے قبل لبنان کے نمائندے چارلس ملک کی یہ درخواست بھی مسترد کر دی گئی۔ کہ عرب ایشیائی گروپ کے ان نمائندوں کو جو سلامتی کونسل کے ممبر نہیں ہیں کونسل کے اجلاس میں شریک ہو کر اپنا نقطۂ نظر واضح کرنے کی اجازت دی جائے۔ برطانیہ۔ فرانس۔ امریکہ۔ کولمبیا اور ڈنمارک نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ نیز یونان اور کومنتانگ چین نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ آج کے اجلاس میں پاکستانی نمائندے ڈاکٹر ہمدانی نے کولمبیا کے نمائندہ کی تقریر کا جواب دیا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ سلطان مراکش کی معزولی فرانس اور مراکش کا داخلی معاملہ ہے۔ ڈاکٹر ہمدانی نے کہا اس منطق کی رو سے داخلی معاملات میں مداخلت کی بہترین مثال کوریا کا مسئلہ کہلا سکتا ہے۔

مراکش کے متعلق مغربی طاقتوں کا رویّہ غیر متوقع نہیں ہے

آمرانہ طریقے جانے پہچانے ہیں، ان میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ احمد الشکری کا بیان

قاہرہ ۴ ستمبر۔ عرب لیگ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل مسٹر احمد الشکری نے کل یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ عرب ممالک جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مراکش کا مسئلہ اعلیٰ پیمانے پر پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سلامتی کونسل میں عرب ایشیائی گروپ کے اس مطالبے کے منظور نہ ہو سکنے کے متعلق کہ مراکش کے مسئلے کو سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ مسٹر احمد الشکری نے کہا کہ یہ امر ہمارے لئے حیرانی کا باعث نہیں ہے۔ ہمیں پہلے ہی نظر آ رہا تھا کہ مغربی طاقتیں اس بارے میں کیا رویہ اختیار کریں گی۔ آمرانہ طریقے جانے پہچانے ہیں۔ ان میں کبھی تبدیلی نہیں ہُوا کرتی۔ لیکن ہم ہمت ہارنے والے نہیں۔ اب ہم اعلیٰ پیمانے پر اس مسئلہ کو جنرل اسمبلی کے عنقریب ہونے والے اجلاس میں پیش کریں گے۔

کوریا کے برطانوی جنگی قیدیوں کا پہلا دستہ کراچی میں

پاکستان ریڈ کراس کی طرف سے تحائف کی تقسیم

کوریا میں صلح کے بعد جو برطانوی جنگی قیدی اور بیمار سپاہی تبادلے میں اتحادیوں کو واپس ملے ہیں۔ ان کا پہلا دستہ انگلستان واپس جاتے ہوئے یکم ستمبر کو کراچی پہنچا۔ پاکستان ریڈ کراس کی ایک پارٹی نے جو کراچی کے قومی ہیڈ کوارٹرز اور سندھ کی صوبائی ریڈ کراس کے نمائندوں پر مشتمل تھی ملک صفدر علی خاں جنرل سیکرٹری پاکستان ریڈ کراس کی قیادت میں ماڑی پور کے ہوائی اڈے پر ان کا خیر مقدم کیا۔ علاوہ ازیں ماڑی پور کے ہسپتال میں پاکستان ریڈ کراس کی طرف سے ان میں تحائف کے بنڈل بھی تقسیم کئے گئے ؁

* گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ۱۱۸ اموات ہوئیں۔ بوسٹن کے محکمہ صحت کی اطلاع کے مطابق موسم گرما میں وہاں اموات کی اوسط رفتار ۱۸۵ ہوتی ہے۔ وہاں منگل کا دن اس سال کا گرم ترین دن تھا۔

امریکہ نے فوجوں میں تخفیف کی سکیم ملتوی کر دی

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ حکومت امریکہ نے فوجوں میں تخفیف کی مجوزہ سکیم سردست ملتوی کر دی ہے۔ چنانچہ فوجی ہیڈ کوارٹرز کے ایک ترجمان نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جب تک کوریا میں مستقل امن کی صورت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک افواج میں بھرتی برابر جاری رہے گی ؁

کراچی ۲۰ اگست۔ ۲۰ اگست کو ختم ہونے والے دس روز میں پاکستانی ریلوں کو ایک کروڑ ۹ لاکھ روپے آمد ہوئی ہے ؁

برطانیہ کی دفاعی تیاری امریکہ سے بہت زیادہ ہے

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ امور خارجہ کی کمیٹی کے صدر سینیٹر الیگزنڈر ویلے نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ جہاں تک ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی تباہ کاری سے بچنے کے سلسلے میں دفاعی انتظامات کا تعلق ہے۔ برطانیہ امریکہ سے بہت آگے ہے۔ اس سے قبل امریکی افواج کے چیف آف سٹاف جنرل برجوے بھی اس خیال کا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ امریکہ کی دفاعی تیاریاں تسلی بخش نہیں۔ انہوں نے امریکی عوام کی ہمت اور اعلیٰ حوصلگی کے بارے میں بھی تشویش کا اظہار کیا تھا ؁

امریکہ میں گرمی کی شدت کے باعث

اموات کی رفتار میں خوفناک اضافہ

نیویارک ۳ ستمبر۔ گذشتہ دو ہفتوں سے امریکہ کے بعض علاقوں میں۔ گرمی کی جو شدید لہر آئی ہوئی ہے۔ وہ کل بھی بدستور جاری رہی جس سے مشرقی ریاستوں میں اموات کی رفتار بہت بڑھ گئی ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ان علاقوں میں براہ راست گرمی کے اثر سے ۵۸ اموات واقع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں اشخاص ضربۃ الشمس اور لُو کا شکار ہونے کے باعث ہسپتالوں میں داخل کئے گئے ہیں۔ خود نیویارک شہر میں بھی گرمی کی شدت کی وجہ سے اموات کی اوسط رفتار میں خوفناک اضافہ ہوا ہے۔ منگل کو بارہ بجے دوپہر تک ۴۴

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لائنس میں چھپوا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۵ تبوک ۱۳۳۲ھ

وزیر اعظم کی نشری تقریر

وزیر اعظم پاکستان کی جو تقریر کل ریڈیو پاکستان سے نشر ہوئی ہے۔ اس میں انہوں نے ان تمام باتوں کے متعلق وضاحت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ جو مسئلہ کشمیر کے حل سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور جس طرح وزیر اعظم اور حکومت پاکستان اسے حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا بھی وضاحت سے ذکر فرمایا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں بعض ان افواہوں کی تردید بھی کی ہے جنہیں یقیناً پاکستان کے دشمنوں نے حکومت کے خلاف عوام کو غلط فہمیوں میں ڈالنے کے لئے پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اور وضاحت سے وہ تمام حالات بیان کئے ہیں۔ جو مسئلہ کشمیر کے حل کے متعلق بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کے ضمن میں اب تک پیش آئے ہیں۔

جو افواہیں پھیلائی گئیں ان میں ایک یہ بڑی اہم ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستانی کابینہ میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ ایسی افواہ یقیناً کسی نیک نیتی کی بناء پر نہیں پھیلائی جا سکتی جو شخص پاکستان سے محبت رکھتا ہے وہ کبھی ایسا جھوٹ ایجاد کرکے ملک میں نہیں پھیلا سکتا جس کا اتنا گہرا تعلق حکومت کی سالمیت اور مضبوطی سے ہو۔ چنانچہ اس افواہ کی تردید میں وزیر اعظم نے فرمایا ہے کہ

"آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اور میرے رفقاء کار نے میرے دہلی سے آنے کے بعد کشمیر کے مسئلہ کے ہر پہلو پر غور و خوض کیا ہے۔ افواہیں پھیلانے والے شرارت پسند لوگوں نے یہ افواہ پھیلا دی کہ آپ کی کابینہ میں کشمیر کے مسئلہ پر اختلاف ہوگیا ہے۔ یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ آپ کی کابینہ میں جو کچھ فیصلہ ہوا۔ وہ مکمل اتفاق رائے سے ہوا۔ میرے رفقائے کار اور میں یک جان ہو کر اس مسئلہ کے حل کی تدبیروں پر عمل پیرا ہیں۔"

ایک ایسے نازک مسئلہ میں جس میں پہلے ہی سینکڑوں گرہیں پڑی ہوئی ہوں۔ ایسی افواہ پھیلانا کتنا خطرناک ہے۔ سوچنا چاہیئے کہ اس سے مقابل فریق کتنا ناجائز فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور اپنے غلط رویے پر پہلے سے بھی زیادہ ضد سے اڑے رہنے کے لئے اس کو کتنی شہ ملتی ہے۔

اسی طرح اس معاملہ کے متعلق بہت سی دیگر افواہیں بھی پھیلائی گئی ہیں۔ جن سے پاکستان کے وقار پر ضرب آتی ہے۔ مثلاً جیسا کہ وزیر اعظم نے فرمایا ہے۔

"اخبارات میں ایک یہ بھی نکتہ چینی کی گئی ہے کہ ہم اقوام متحدہ کو چھوڑ کر فیصلہ کر رہے ہیں۔"

اس کی بھی وزیر اعظم کو پُر زور لفظوں میں تردید کرنی پڑی ہے۔ چنانچہ انہوں نے صاف صاف انداز میں واضح کیا ہے کہ

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سلامتی کونسل سے کشمیر کے مسئلے کی واپسی کے متعلق ہمیں کبھی خیال گزرا اور نہ گزرے گا۔ اور نہ ہم ایسی بات ماننے کے لئے تیار ہیں۔ جس سے اس بین الاقوامی ادارے کے فیصلوں پر کوئی بُرا اثر پڑے۔"

اس ضمن میں ایک اور افواہ کی وزیر اعظم کو اس طرح تردید کرنی پڑی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ

"میں نہایت صاف طور پر یہ ناقابل تردید بات آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جن دو امور کا میں نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے۔ یعنی ایک تو وہ آخری تاریخ جب تک ناظم استصواب رائے کو مقرر ہو جانا چاہیئے۔ اور دوسرا ان کمیٹیوں کا تقرر جو اس تاریخ سے پہلے ابتدائی امور کے تصفیہ میں دونوں وزرائے اعظم کو مدد دیں گی۔ ان کے علاوہ ہم نے کسی اور امر کے متعلق سمجھوتہ نہیں کیا۔ یہ بات کہ میں نے نمٹز کو چھوڑ کر کسی اور کو ناظم استصواب رائے مقرر کرنے پر اظہار رضامندی کیا ہے بالکل بے بنیاد ہے۔"

الغرض وزیر اعظم کو اپنی حالیہ تقریر میں ایسی کئی افواہوں کی تردید کرنی پڑی ہے۔ اور اگرچہ یہ امر باعث مسرت ہے کہ وزیر اعظم نے ان افواہوں کی تردید کرکے عوام کو اپنے اعتماد میں لینے کے لئے مصلحت بینی سے کام لیا ہے۔ اور جو شکوک مسئلہ کشمیر کے متعلق عوام کے دلوں میں شرارت پسند عناصر نے پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کو رفع کر دیا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ مگر ان لوگوں کو جنہوں نے نیک نیتی سے شرارت پسند لوگوں کے فریب میں آ کر ان باتوں کو ہوا دی۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ انہوں نے اس مسئلہ کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اگرچہ انہوں نے دیدہ دانستہ ایسا نہیں کیا۔ خاصکر اخبارات پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ بلا تحقیقات ایسی خطرناک افواہوں کو شائع کرنے سے گریز کریں۔ اور ایسے نازک اور اہم مسائل میں جیسا کہ کشمیر کا مسئلہ صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس کے متعلق بیانات اور تبصرے شائع کرنے میں انہیں بڑا احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ ذرا سی بے احتیاطی سے بہت بڑا قومی نقصان ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ جہاں انہوں نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ

"افسوس کہ اخبارات نے ناواقفیت کی بناء پر جو تبصرے کئے۔ اور بعض افراد کے قیاسی بیانات کی بناء پر جو خبریں شائع ہوئیں۔ ان سے معاہدہ دہلی کی اہمیت کے بارے میں بڑی الجھن پیدا ہوگئی ہے۔"

افسوس ہے کہ ہمارے اخبارات اکثر مصدقہ اور غیر مصدقہ خبروں میں امتیاز کرنے میں اتنی احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ جتنی کہ خاصکر ایسے اہم ملکی معاملات کے متعلق خبروں کے بارے میں انہیں لینا چاہیئے۔ اور ایسے تبصروں سے پرہیز کرنا نہیں جانتے۔ جن کی وجہ سے مشکل مسائل میں حکومت کو اور بھی الجھنوں سے دوچار ہونا پڑے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بات کو سنکر اسی طرح آگے چلانے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس کو جھوٹ بولنے کے مترادف ٹھہرایا ہے۔ یہ بات ملکی معاملات پر خاص طور سے اطلاق رکھتی ہے۔ کیونکہ ملکی معاملات کے متعلق بعض دفعہ ایک بھی جھوٹی خبر کو بھی پھیلانا ملک و قوم کے لئے سخت نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ اگر ہم ایسی کوئی خبر سنیں یا کوئی رائے بنا لیں۔ تو اس کو صاحبانِ اختیار تک پہنچا دیں اور بس۔

ہم لوگ

گو آپ کی نظروں میں خطا کار ہیں ہم لوگ
کچھ بول نہیں سکتے کہ لاچار ہیں ہم لوگ

صرف آرزوئے مغفرت اک رکھتے ہیں دل میں
لاچار سہی اتنے تو مختار ہیں ہم لوگ

ہم خوار ہیں دُنیا میں تو ہے باعث صد فخر
"ناموسِ محمدؐ" کے لئے خوار ہیں ہم لوگ

کعبہ پہ اجارہ ہی سہی آپ کا لیکن
اک "سجدۂ شکرانہ" کے حقدار ہیں ہم لوگ

قرآں کی اشاعت کی اجازت نہیں تنویرؔ
پھر کہتے ہیں "ہم لوگ" کہ دیندار ہیں ہم لوگ

— زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی ہے —

اخلاق فاضلہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی ارشاد فرمودہ زرّیں ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجودہ ایام میں خاص طور پر احباب کو عملی نمونہ کی اصلاح کرنے اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے اٹھائیس برس قبل "اخلاق فاضلہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں" کے موضوع پر چند زریں ہدایات ارشاد فرمائی تھیں۔ جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں۔

ہر چیز مشقت سے حاصل ہوتی ہے

دنیا میں کوئی گر اور کوئی طریق ایسا نہیں کہ انسان بغیر محنت اور مشقت کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجے اور ترقیات پر پہنچ جائے۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز اور ادنیٰ سے ادنیٰ نعمت ہی کیوں نہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے اس کا حصول بھی کچھ نہ کچھ تکالیف کے ساتھ متعلق کیا ہوتا ہے۔ چھوٹے بچے بیر توڑنے کے لئے جنگل میں جاتے ہیں۔ اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ان کی انگلیاں کانٹوں سے زخمی ہو جاتی ہیں۔ گو وہ بیر جن کو ایک بچہ مفت کی چیز خیال کرتا ہے۔ وہ بھی اس کو مفت نہیں ملتی۔ بلکہ اس کے حصول کے لئے بھی اس کو کانٹوں کی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ پھر جنگلی پھول ہوتے ہیں وہ بھی انسان کو مفت نہیں مل جاتے۔ بلکہ ان کے لئے بھی اس کو محنت اور مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ کیونکہ ہمیشہ جنگلوں اور پہاڑوں پر پھول ایسے مقامات پر ہوا کرتے ہیں۔ جہاں انسانوں کے قدم بہت کم پڑتے ہوں۔ اس لئے ان کے حصول کے لئے انسان ان تک جلدی اور آسانی سے نہیں پہنچ سکتا۔ پس وہ پھول جن کو انسان مفت خیال کرتا ہے وہ بھی اسے حاصل نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ پہلے کانٹے نہ چبھوائے۔ یا ان تک پہنچنے کے لئے کئی میل کی مسافت نہ طے کرے۔ اسی طرح شہد ہے اس کو بھی انسان مفت کی چیز خیال کرتا ہے۔ لیکن جس چیز کو وہ مفت خیال کرتا ہے اسے خدا تعالیٰ نے مکھیوں کے ڈنگوں کے نیچے رکھا ہوتا ہے پہلے وہ ان کے ڈنگ برداشت کرتا ہے۔ یا برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ محنت اٹھاتا ہے تب کہیں جا کر اسے شہد نصیب ہوتا ہے۔ اسی طرح پانی ہے جس پر انسان کی زندگی کا دارو مدار ہے چونکہ انسان کی زندگی کے قیام کے لئے پانی کا ہونا بھی نہایت ضروری تھا۔ اسلئے اس کا سہل الحصول ہونا بھی ضروری ہے۔ مگر پانی کو بھی خدا تعالیٰ نے ہزاروں من مٹی کے نیچے رکھا ہوتا ہے اور جب کنواں نکل آئے تو ڈول ڈالنا اور کھینچنا پڑتا ہے۔ صرف ایک ہی چیز ہے جو انسان کو مفت حاصل ہوتی ہے اور وہ اس لئے کہ اس کے بغیر انسان ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ غافل ہو یا ہوشیار سوتا ہو یا جاگتا ہر حالت میں اسے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ ہوا ہے اگر یہ بھی انسان کو مفت نہ ملتی تو وہ مر جاتا۔ مگر باوجود اس کے یہ ہوا بھی بعض حالات میں نہایت قیمتی ہو جاتی ہے۔ مثلاً صحت کمزور ہو جاتی ہے۔ سل وغیرہ بعض ایسے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ کہ تبدیلی ہوا کے لئے پہاڑ یا سمندر کے کنارے۔ یا کھلے میدان کی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے سینکڑوں روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ تو کبھی کبھی ہوا جیسی عام اور سہل الحصول چیز بھی قیمتی ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ اخلاق کے حصول کے لئے مشقت کی ضرورت

پس جب ہر ایک چیز کے حصول کے لئے انسان کو محنت اور مشقت کرنی پڑتی ہے۔ تو کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ وہ اعلیٰ درجے کی روحانی ترقی اور اخلاقی مراتب کے حصول کے لئے یہ چاہے کہ اس کو کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے۔ اور وہ یونہی سفلی اور ادنیٰ زندگی سے نکل کر اعلیٰ اور ارفع مقام پر پہنچے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسی عظیم الشان نعمت کے حصول کے لئے۔ اسے کچھ بھی محنت اور کوشش نہ کرنی پڑے۔ اگر بیر توڑنے کے لئے پہلے کانٹوں کی تکلیف برداشت کرنا ضروری ہے۔ اگر پھولوں کے حصول کے لئے مشقت اٹھانی اور مسافت طے کرنی پڑتی ہے۔ اگر پانی کے لئے ڈول ڈالنا اور پھر کھینچنا پڑتا ہے اور شروع میں کنواں کھودنا پڑتا ہے۔ تو پھر وہ اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قرب اور وصل حاصل کر سکتا ہے۔ بغیر محنت اور اور مشقت کے کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں پس اخلاق فاضلہ کے حصول کے لئے۔ یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کہ وہ کوئی پڑی ہوئی چیز ہے جو یونہی مل جائے گی۔ یا کسی کا کھویا ہوا متاع ہے۔ جو یونہی دستیاب ہو جائے گا۔ جب تک دوسری چیزوں کی طرح ان کے حصول کے لئے بھی پوری محنت اور کوشش نہ کی جائے۔ اس وقت تک انسان اخلاق فاضلہ کے حصول سے محروم رہتا ہے

اخلاق فاضلہ کے حصول میں عادات کی مشکلات

پھر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اخلاق فاضلہ کا تعلق عادات سے ہے۔ تو ان کے حصول میں اور بھی مشکل بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ عادات ان میں حائل نہیں ہوتیں۔ اس لئے ان کا حصول آسان ہوتا ہے۔ چونکہ انسان کا ذہن اس چیز کو اس کے سامنے حاضر رکھتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے یکسوئی پیدا کرنا بھی کوئی مشکل نہیں ہوتی۔ لیکن جو امور عادات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انسان کی عادات ان امور کے خلاف ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں انسان ان کی طرف یکسوئی بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ مثلاً ایک شخص یہ ارادہ کر لیتا ہے۔ کہ میں علم حاصل کروں گا یا مکان بنواؤں گا بے شک اسے محنت کرنی پڑے گی۔ روپیہ صرف کرنا پڑے گا۔ لیکن علم حاصل کرنے کا یا مکان بنانے کا خیال بھلانے والی مقابل میں کوئی چیز نہیں لیکن اخلاق فاضلہ کے حصول کا انسان ارادہ بھی کرے تو اس کی عادتیں ہر ایک قدم پر اسکے لیے روک ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ قلبی کیفیات اور اعمال ماضیہ کے اثر کے نیچے دبے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو شخص کہ عمر کا ایک بڑا حصہ ظالمانہ رنگ میں بسر کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ اس کو اپنا ظلم بھی رحم نظر آنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص جھوٹ کا عادی ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ اپنے جھوٹ کو بھی سچ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اور اس کو سچ بنانے کے لئے بیسیوں جائز و ناجائز حیلے بہانے بناتا ہے۔ اسی طرح جس کو خیانت کی عادت پڑ چکی ہو وہ خیانت کو امانت سمجھنے لگ جاتا ہے، جس کو بدگوئی اور بد کلامی کی عادت پڑ چکی ہو۔ وہ آہستہ آہستہ یہ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کہ وہ کسی کا دل نہیں دکھا رہا۔ بلکہ حق بات اور مناسب بات کہہ رہا ہے۔ ایسے لوگ ظلم کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے ایسی حالت میں اخلاق فاضلہ کے حصول کا محض ارادہ کر لینا ہی کام نہیں دیتا۔ ایک شخص پورے زور کے ساتھ یہ ارادہ کر لیتا ہے کہ میں ظلم نہ کروں۔ لیکن جب موقعہ اور وقت آتا ہے۔ تو وہ اپنی عادت سے مجبور ہو جاتا ہے۔ اور ظلم کرتے ہوئے پھر کہتا ہے کہ میں ظلم نہیں کرتا۔ یہی حال دوسری بد عادات کا ہوتا ہے۔ اخلاق کی درستی تب ہی ہو سکتی ہے۔ جب انسان یہ سمجھے کہ مجھ سے بد اخلاقی ہوئی ہے۔ لیکن جو شخص بد اخلاقی میں ایسا گر جاتا ہے کہ صراحتاً گالیاں دیتا ہے۔ اور پھر یہ کہتا ہے کہ میں تو گالی نہیں دیتا۔ حالانکہ وہ اپنے متعلق ایک چھوٹی سی بات کو بھی پہاڑ کے برابر بنا لیتا ہے۔ ایسے شخص کو اخلاق کی درستی کے لئے۔ اس کا ارادہ بھی اس کو کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ حضرت خلیفہ اول بعض آدمیوں کا مثال کے طور پر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ کہ اکثر ایسا ہوتا ہے ان میں سے کوئی مجھے رقعہ لکھتا ہے اور میں درس میں نصیحت کے لئے اسی رقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ شخص بھی موجود ہوتا ہے۔ تو دوسرے دن جھٹ میرے پاس اس کا رقعہ آ جاتا ہے۔ کہ آپ نے تو مجھے کافر کہا منافق کہا۔ اور بے دین بنایا۔ اور جب پوچھا جاتا کہ کب تم کو کافر بے دین کہا گیا۔ تو کہتا۔ آپ نے مجھے عہد باز کہا ہے۔ حالانکہ مومن کی شان عہد بازی کرنا نہیں۔ اور جب میں مومن نہیں تو کافر ہوا۔ لیکن اگر اسی طرح سے بات کو پھیلایا جائے۔ تو کیسی ہی نیک نیتی سے بات کیوں نہ کی جائے۔ انسان اس کو بُرے سے بُرے پیرائے میں ڈھال سکتا ہے۔ اسی طرح بری سے بری بات کو نیکی کا جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔ یہ عادات کا ہی نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان ان کے مقابلہ میں کمزوری دکھا کر اخلاق کی طرف قدم نہیں بڑھا سکتا بلکہ ان عادات کے نیچے ایسا دب جاتا ہے۔ کہ بد اخلاقی کو بھی اخلاق شمار کرنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ وہی بات اگر اسے خود پیش آ جائے تو ایک شور برپا کر دے۔ لیکن دوسرے کے متعلق اپنے اس فعل کو عیب یا بد اخلاقی قرار نہیں دیتا۔

بد عادات سے بچنے کیلئے مراقبہ کرنا چاہئے

پس اخلاق فاضلہ کے حصول میں ایک تو اپنے ارادے کی کمزوری۔ دوسرے انسان کی عادات روک ہوتی ہیں۔ اس لئے اعلیٰ اخلاق کے حصول کے لئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ انسان اپنی بد عادات کی اصلاح کرے اور ان کے اثرات سے بچنے کی کوشش کرے۔ جس کا طریق یہ ہے کہ وہ مراقبہ کرے مسلمانوں کی بدقسمتی سے مراقبہ کے بہت بُرے معنے ان میں رواج پا گئے ہیں۔ اس کے اصل معنے تو یہ ہیں کہ انسان۔ اپنے اعمال پر غور کرے اپنے اعمال کی نگرانی کرے۔ مثلاً اگر کسی سے اس نے اپنا کوئی حق لینا ہے۔ اس کے لینے میں جو طریق اس نے اختیار کیا ہے۔ اس پر غور کرے۔ کہ اگر میں لینے کی بجائے دینے والا ہوتا۔ اور میرے ساتھ ایسا طریق اختیار کیا جاتا تو میں اس کو اخلاق

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتحِ عظیم

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق

امریکہ کے مشہور دشمنِ اسلام مسٹر ڈوئی کا انتہائی عروج کے بعد عبرتناک زوال

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے۔ مبلغ اسلام مقیم امریکہ)

گزشتہ سے پیوستہ

فیصلے کا دن

ڈوئی کی طرف سے والوا کی برخواستگی کے تار نے صیہون میں ایک طوفان پیدا کر دیا۔ لوگ جوش میں آپے سے باہر ہو رہے تھے۔ مگر والوا ہوشیار اور ٹھنڈے مزاج کا آدمی تھا۔ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو یہ تار پہنچا۔ اور اسی روز والوا نے کیبنٹ کی میٹنگ بلائی۔ بعض ممبران نے مشورہ دیا۔ کہ اس وقت تک ڈوئی نے اپنی اس قانونی تحریر کو جس کے ذریعہ سے اس نے جملہ اختیارات والوا کو تفویض کئے تھے صرف تار کے ذریعہ سے منسوخ کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایک قانونی تحریر کو محض ایک تار منسوخ کر سکتا ہے۔ اکثر ممبران کا خیال تھا۔ کہ یہ بہرکیف اختلافی مسئلہ ہے۔ اور اس کے لئے ان کے پاس ابھی اتنا موقع ہے کہ وہ ڈوئی کے ہاتھ میں جائیداد کے واپس جانے کو اگر بالکل نہ روک سکیں۔ تو التوا میں ضرور ڈال دیں۔

کمیٹی کے ان ممبران نے جو قانون کے ماہر تھے۔ مشورہ دیا کہ مناسب طریق یہ ہو گا۔ کہ مسٹر والوا ساری جائیداد اور صیہون کو معمولی رقم مثلاً ایک ڈالر کے عوض کسی دوسرے کے نام بیچ ڈالے۔ اگر ڈوئی کو اس فروخت پر اعتراض بھی ہوا۔ تو مقدمہ بہرحال عدالت میں پہنچ چکا ہو گا۔ جہاں پر صیہون کی مالی حالت سب کے سامنے آجائیگی۔ اور کوئی ممکن حل نکل آئے گا۔

اس مشورہ کے ساتھ تمام ممبران نے مکمل اتفاق کیا۔ گویا یہ ڈوئی کے خلاف بغاوت کا اعلان تھا۔ کسی ایک یا دو ممبران کی بغاوت نہیں بلکہ سب کے سب ممبران کی متحدہ بغاوت۔ چنانچہ فوراً ایک ممبر ڈیکن گرینگر کے نام جملہ مکانات۔ فیکٹریاں۔ زمینیں وغیرہ ایک ڈالر کے عوض میں بیچ کر باقاعدہ طور پر قانونی کاغذات مکمل کر لئے گئے۔ ڈیکن گرینگر نے اپنی تحریر میں یہ اقرار کیا۔ کہ وہ اس جائیداد کی صیہون کے جملہ قرضخواہوں کے واسطے ٹرسٹ کے طور پر نگرانی کرے گا۔

یہ تمام کارروائی تو کیبنٹ کی میٹنگ میں ۳۱ مارچ کو ہوئی۔ مگر یکم اپریل ۱۹۰۶ء عوام کے فیصلے کا دن تھا۔ اسی شیلو ٹیبرنیکل میں جس میں ایک سال قبل ڈوئی کا مکمل تسلط تھا۔ عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ ساڑھے تین ہزار مرید اس تاریخی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے اس مختصر سے نوٹس کے باوجود جمع ہو گئے۔ پہلے والوا نے اس واقعہ کی تفاصیل بیان کیں پھر مختصراً ممبران کمیٹی نے اپنا اپنا نقطۂ نظر بیان کیا۔ یکم اپریل ۱۹۰۶ء کو ڈوئی کے مریدوں کو پہلی دفعہ علم ہوا۔ کہ وہ اپنے ذاتی حساب میں زائن کا چھ لاکھ ڈالر حاصل کر چکا ہے۔ اور زائن کی انڈسٹریز میں اس تاریخ تک پچیس لاکھ ڈالر خسارہ پڑ چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے صرف سفر نیویارک پر ہی تین لاکھ ڈالر تباہ کئے۔ زائن کی فیتے کی انڈسٹری کے لئے اس نے پچیس لاکھ ڈالر کے حصص بیچے۔ مگر اس میں سے صرف پانچ لاکھ ڈالر کام پر لگائے گئے۔ مٹھائی بنانے کے کارخانے کے لئے ڈیڑھ لاکھ ڈالر سے زائد کے حصص فروخت کئے گئے۔ مگر صرف سترہ ہزار ڈالر تجارت پر لگائے گئے۔

عام پبلک کو جب ان حقائق کا علم ہوا۔ تو ان کی حیرت اور نفرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ان سب باتوں کے سنانے کے بعد والوا نے ڈوئی کا وہ تار سنایا جس میں والوا کی برخواستگی کی اطلاع تھی۔ لوگوں نے ڈوئی کے خلاف نفرت اور غصے کے اظہار کے نعرے لگائے۔

والوا نے تار کو سنانے کے بعد ڈوئی کے اس نائب کو بلایا۔ جس کو اس سے قبل ڈوئی نے ایک صیہونی کی شادی کا اعلان کرنے کے جرم میں برخواست کیا تھا۔ اور اس کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے اعلان کیا۔ کہ میں ڈوئی کے حکم کے خلاف اس کو اس کے عہدے پر پھر مقرر کرتا ہوں۔ لوگوں نے خوشی اور مسرت کے نعروں کے ساتھ اس تقرر کا استقبال کیا۔ اس کے بعد اس نے اعلان کیا۔ کہ ڈوئی صیہون کی قیادت کے قطعاً نااہل ہے۔ کیونکہ وہ غرور۔ تعلی۔ فضول خرچی۔ عیاشی اور لوگوں کے پیسوں پر پُرتعیش زندگی بسر کرنیکا مجرم ہے۔ لوگوں نے اس اعلان کو بھی پُرجوش نعروں کے ساتھ قبول کیا۔ آج کے دن یہ مصیبت زدہ لوگ خوشی کے مارے ناچ رہے اور ایک دوسرے کے ساتھ بغلگیر ہو رہے تھے۔ آج کے دن ایک ظالم مفتری کے ہاتھوں سے ان کی نجات ہو رہی تھی۔

میٹنگ برخواست ہوئی۔ لوگ خوشی خوشی گھروں کو واپس ہوئے۔ مگر کیبنٹ کی ایک اور میٹنگ بھی اس کے بعد منعقد ہوئی۔ جس میں ڈوئی کے نام ایک تار تیار کیا گیا۔ اس کا مضمون یہ تھا۔ کہ کیبنٹ کے تمام نمائندگان والوا کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور جن افسروں کو ڈوئی نے برخواست کیا تھا ان کو دوبارہ ان کے عہدوں پر قائم کرتے ہیں۔ اور اسکی فضول خرچی اور منافقت۔ اس کے جھوٹ۔ غلط بیانیوں اور مبالغہ آمیزیوں۔ لوگوں کی رقوم کے ناجائز استعمال اور اس کے ظلم اور بے انصافیوں کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہیں۔

اس تار میں نہ صرف ڈوئی کو صیہون کی قیادت سے ہی بلکہ زائن کی ممبری اور دوسرے جملہ عہدوں سے بھی برخواست کرنے کی اطلاع دی گئی۔ اور اسے متنبہ کیا گیا۔ کہ اگر اس نے اس نئے انتظام میں کوئی مداخلت کی۔ تو اس کے تمام اندرونی رازوں کا پردہ چاک کر دیا جائیگا۔ اور اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔ (ہارلان صفحہ ۲۲۴)

رسالہ انڈیپنڈنٹ (۵ اپریل ۱۹۰۶ء) نے اس میٹنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔ "اس وقت جبکہ صیہون پر قرضے بڑھتے جا رہے تھے۔ اور اس کا دیوالہ نکلنے کو تھا۔ لوگوں کے لئے ناممکن تھا۔ کہ وہ ایک غائب مفلوج کی غلامی کا جوا گلے میں باندھے رہیں"۔

رسالہ آوٹ لک (Out look) نے اپنی ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں اس واقعہ پر حسب ذیل رائے زنی کی :-

" جان الیگزینڈر ڈوئی کے شہر میں جو مشکلات کی آگ کئی ماہ سے سلگ رہی تھی۔ وہ آخر پچھلے ہفتے شعلوں میں تبدیل ہو گئی .... موجودہ مشکلات کی اصل جڑ اگرچہ ان کی مالی مشکلات ہیں۔ مگر اس پر مستزاد ڈوئی کی جسمانی معذوری ہے۔ جس نے اس کے مریدوں کے ایمان کو متزلزل کر دیا ہے ...... رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے بیوی بچے سے تو پہلے ہی الگ ہو چکا تھا۔ اور طلاق کی کارروائی بھی عنقریب ہی شروع ہونے والی ہے۔ مگر صیہون کے لوگوں کی ہمدردی ڈوئی کے ساتھ نہیں۔ بلکہ اس کی بیوی کے ساتھ ہے۔ اور اس کے نائبین نے جن کو اس نے جملہ اختیارات تفویض کئے تھے۔ ان اختیارات کو نئے نمائندگان کے نام منتقل کر کے ڈوئی کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ اس کو تمام عہدوں سے برخواست کر دیا گیا ہے"۔

ڈوئی کو برخواست کرنے کے ساتھ ہی لیوز آف ہیلنگ کو بھی جو مالی مشکلات کی وجہ سے بند ہو چکا تھا۔ پھر جاری کیا گیا۔ جس نے اپنی ۷ اپریل کی اشاعت میں لکھا:-

" جس وقت صیہون اس زبوں حالی سے گذر رہا تھا۔ اس وقت ڈوئی [illegible] انکار کر کے الگ [illegible] رہا تھا۔ اور گراں ترین طریق پر سفر کر رہا تھا۔ وہ سب سے مہنگے اپارٹمنٹوں اور سب سے گراں ہوٹلوں میں قیام کرتا اور ہر جگہ پرتکلف دعوتیں دیتا اور نہایت مہنگے کپڑے اور بیش قیمت چیزیں خریدتا تھا"۔

اب اس کی مکمل تباہی اور ذلت میں کوئی کسر باقی نہ رہی تھی۔ وہ اپنی لڑکی۔ اپنے بیوی بچے۔ اپنا صیہون۔ جائیداد۔ مال و دولت۔ اپنے مرید۔ قیادت۔ عزت و حشمت۔ لیڈری۔ اپنی صحت الغرض سب کچھ کھو چکا تھا۔ رسی جل چکی تھی۔ مگر ابھی اس میں بل باقی تھا۔ شاید اس لئے کہ ابھی اس کو ذلت پر ذلت سہنا تھا۔ وہ جمیکا سے فوراً شکاگو کو واپس ہوا۔ اور اسی روپے کے بل پر جو اس نے لوگوں سے ہضم کیا ہوا تھا۔ قانون دانوں کی خدمات حاصل کیں۔ اور والوا کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔

شکاگو کی ایک عدالت میں دو ہفتے تک یہ مقدمہ چلتا رہا۔ آخرکار ۲۷ جون ۱۹۰۶ء کو جج لنڈسس نے بجائے اس کے کہ ڈوئی کی خواہش کے مطابق ساری صیہونی جائیداد اسے واپس کرتا۔ اس پر ایک ریسیور (Receiver) مقرر کر دیا۔ اور زائن ٹرسٹ کے ہر ممبر کو حکم دیا کہ وہ علانیہ طور پر ڈوئی کی اطاعت کے حلف کو توڑ دے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہدایت کی۔ کہ صیہونی چرچ کے ممبران آزاد رائے شماری کے ذریعہ سے اپنا نیا لیڈر منتخب کریں۔ اس انتخاب تک لیوز آف ہیلنگ کی اشاعت بھی روک دی گئی۔

۱۸ ستمبر کو یہ انتخاب ہو گیا۔ جس میں والوا کو ڈوئی کے صرف ایک سو ووٹوں کے مقابلہ میں ہزاروں ووٹ حاصل ہوئے۔ اور وہی والوا جو کسی وقت میں اس کا ایک ہی قابل اعتماد ساتھی تھا۔ اس کا حریف بن کر اس کو قعر مذلت میں گرانے کا موجب ہوا۔

صیہون کی اب ایک ایک اینٹ اور ایک ایک گلی ڈوئی کی ذلت و نکبت پر گواہی دے رہی تھی۔ ان دنوں کا نقشہ شکاگو کا ایک اخبار ان الفاظ میں کھینچتا ہے:-

" (صیہون پر) اب پردہ گرنے ہی والا ہے۔ لیڈنگ اسٹار سٹیج سے جا چکا ہے۔ پرامپٹر اپنی کتاب بند کر چکا ہے۔ اور سین بدلنے والے اب ہال کے اطراف میں بٹ چکے ہیں۔ سٹیج منیجر نے (کھیل بند کر دینے کے لئے) گھنٹی پر اپنی انگلی رکھ دی ہے۔

اب صرف چند الفاظ ہی بولے جانا باقی ہیں۔ جو حاضرین خود ہی بول سکتے ہیں۔ اس کے بعد ڈراپ سین ہو جائے گا۔ اور ہم شہر صیہون کے ساتھ کو آخری دفعہ دیکھ رہے ہوں گے۔ یہ شہر مایوس کن طور پر دیوالیہ ہو چکا ہے۔ اور موجودہ قرضہ قریباً چھ ملین (ساٹھ لاکھ ڈالر) ہے۔ گویا کہ یہ شہر ریت کی بنیادوں پر قائم تھا۔ صیہون کا خواب جو کہ ڈوئی نے دیکھا تھا وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ اس کا نظارہ اب دھندلا پڑ گیا ہے۔ صیہون کے انتظامی دفاتر کی بلڈنگ فیکٹریوں۔ ہسپتال۔ بنک سب کی چابیاں اب سرکاری ریسیور کے پاس ہیں۔ اس کی تجارتی مہمات نے جن میں وہ بالکل ناتجربہ کار تھا۔ اس کے چرچ کو منہدم کر دیا۔ ڈوئی بیماری میں مبتلا ہے۔ ہذیان اب اپنے گھر شیلو ہاؤس میں معذور بیٹھا ہوا ہے۔ اسکی آنکھوں میں اب بھی بلند بانگ ارادوں کی آگ ہے۔ اور اسکی آواز میں ابھی مقابلے کی روح سنائی دیتی ہے۔ مگر درحقیقت اسکی آنکھیں اب دھنس چکی ہیں۔ اور اسکی آواز مایوسی کے ساتھ کپکپاتی ہے۔ (لنڈا رے صفحہ ۲۵۱) یہ تھا

بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کیلئے چندہ دینا ایک صدقہ جاریہ ہے

مسجد کو روحانی اور تنظیمی لحاظ سے اسلام میں بہت بڑا اور اہم مقام حاصل ہے۔ بیرونی ممالک میں جس جس جگہ ہماری مساجد قائم ہو چکی ہیں وہاں جماعتیں بفضلہ تعالیٰ سرعت کے ساتھ پھیلتی نظر آرہی ہیں۔ لیکن بعض ممالک مثلاً سپین، ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں ابھی تک ہمارے مبلغین اجتماعات کے لئے کرایہ وغیرہ پر جگہ کا انتظام کرتے ہیں۔ ان امور کے پیش نظر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت فوری طور پر امریکہ، سپین، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مساجد کے قیام کی سکیم ہے۔ امریکہ میں جیسا کہ احباب کو علم ہے نہایت موزوں مکان خرید اجا چکا ہے اور اب اسے مسجد کی شکل دی جائے گی۔ ہالینڈ میں مسجد کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ اور عنقریب جلد عمارت شروع ہونے والی ہے۔ ان مساجد کی تعمیر کے لئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت سہل اور آسان سکیم مجلس شوریٰ ۱۹۶۱ء کے موقعہ پر اعلان فرمائی تھی۔ جس پر ہر دوست بغیر کسی بوجھ کے برداشت کرنے کے عمل کر سکتا ہے۔ احباب اگر اس کے مطابق رقوم باقاعدہ بھیجتے رہیں تو نہ صرف پیدا ہونے والے قرضے اتارے جا سکتے ہیں۔ بلکہ نئی مساجد کی تعمیر بھی جلد شروع ہو سکتی ہے۔ جماعت کی مالی حالت کے پیش نظر اس مد میں کم از کم آٹھ ہزار روپیہ ماہوار کی آمد ہونی چاہیئے۔ جبکہ اس وقت دو ہزار روپیہ ماہوار ہے۔ سیدنا حضرت اقدس کا منشاء ہے کہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی جماعتوں میں الگ سیکرٹری مقرر کئے جائیں۔ تا وہ دوستوں سے حسب شرح رقوم وصول کرتے رہیں۔ ذیل میں دوستوں کی دوبارہ یاد دہانی کیلئے ان مطالبات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو اس ضمن میں ہر طبقہ سے حضور نے فرمائے۔

جملہ عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس کے مطابق ہر دوست سے ہر ماہ چندہ وصول کرتے رہیں۔ نیز دوستوں سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی سالانہ ترقی کے موقعہ پر مختلف خوشی کی تقاریب پر فصل کی آمد سے ٹھیکہ کے منافع سے حسب شرح رقوم خود بخود سیکرٹریان مال کو دیا کریں۔ خدا تعالیٰ اسی کو ان کے کاروبار کی ترقی کا ذریعہ بنا دے۔

(۱) ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

(۲) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو وہ ۲ آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) مزارع جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو۔ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) بڑے بڑے تاجران مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے کارخانے والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔ چھوٹے تاجران ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ مزدور دوست ہر مہینے کے پہلے دن کی مزدوری یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) وکلاء، ڈاکٹرز۔ پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) ٹھیکیدار صاحبان ہر سال ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فی صدی ادا کریں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

(وکیل المال ربوہ)

اخلاق فاضلہ کسطرح حاصل ہو سکتے ہیں

(بقیہ صفحہ ۳)

قرار دیتا۔ یا بد اخلاقی۔ یا جو بات میں نے دوسرے کے متعلق کہی ہے۔ اگر وہی بات میرے متعلق کوئی کہتا تو میں کیا سمجھتا۔ پس مراقبہ کے معنی تو یہ تھے۔ کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کیا جائے۔ لیکن آہستہ آہستہ بدقسمتی سے مراقبہ کے یہ معنی ہو گئے ہیں کہ سر نیچے کر کے بعض الفاظ رٹے جائیں۔ حالانکہ اس کے معنی نفس کی نگرانی کرنا ہے۔ اسی لئے صوفیاء کا طریق رہا ہے کہ وہ علیحدگی میں اپنے نفس کا مطالعہ کیا کرتے تھے کیونکہ اس وقت جوش ٹھنڈے ہو چکے ہوتے ہیں اور اخلاق کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ جب انسان علیحدگی میں سوچتا ہے۔ تو اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ میں نے دوسرے کے ساتھ کیا ہے۔ وہی کچھ اگر کوئی میرے ساتھ کرتا تو میں یقیناً اسے ظالم یا جھوٹا یا فریبی قرار دیتا۔ اس طرح اسے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ جس بات کی وجہ سے وہ دوسرے کو برا کہہ رہا تھا۔ اسی بات کا وہ خود مرتکب ہوا ہے۔ تو مراقبہ اخلاق فاضلہ کے حصول اور اخلاق رذیلہ سے بچنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اس لئے ایک تو میری یہ نصیحت ہے۔ کہ آپ لوگ مراقبہ کیا کریں۔ یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ اور اپنے نفس کی نگرانی کیا کریں۔ اس ذریعہ سے بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ جن باتوں کو کوئی شخص اپنی بد عادات کے اثر کے ماتحت نیکیاں خیال کرتا تھا۔ وہ تو بدیاں ہیں۔ اور اس طرح بہت آسانی سے وہ اپنے اخلاق کی اصلاح کر سکے گا۔ باقی

دورِ اوّل کیلئے ایک نہایت ضروری اعلان!

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے ذمہ گذشتہ اٹھارہ سالوں میں سے کسی سال کا بقایا تو نہیں ہے۔ اور بقایا تو ہے مگر یاد نہیں تو آپ خود وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو لکھیں۔ آپ کو بواپسی جواب دیا جائیگا بشرطیکہ یہ اطلاع بھی اپنی چٹھی میں کر دیں (۱) آپ نے دور اول کے پہلے دسویں سال کا چندہ کہاں سے وعدہ کیا۔ اور کہاں سے ادا کیا۔ دسویں سال کا وعدہ جہاں سے آپ نے کیا۔ وہاں آپ کا دس سال درج ہے۔

(۲) دسویں سال کے بعد آپ نے گیارہویں۔ بارہویں۔ تیرہویں۔ چودھویں۔ پندرہویں۔ سولہویں۔ سترہویں اور اٹھارہویں سال کا وعدہ کہاں کہاں سے کیا اور کہاں سے ادا کیا ہے۔ آپ کا حساب ہر سال کے رجسٹر سے نکال کر انیسویں سال میں درج کیا جاتا ہے۔ لہذا آپ کو اپنا اٹھارہ سال کا حساب دریافت کرتے وقت ان مذکورہ بالا باتوں کی اطلاع دینا ضروری ہے

اس لئے کہ تاریخ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں جو لکھی جانے والی ہے۔ اس میں دور اول کے ہر مجاہد کا نام اور اس کی دی ہوئی بیس سالہ اشاعت اسلام میں مدد بھی دکھانا ضروری ہے۔ اس لئے آپ بحیثیت دور اول کے مجاہد ہیں۔ سب سے پہلے اپنا انیسویں سال اس ماہ میں ادا کر لیں۔ اور اس کے بعد اگر بقایا ہو تو۔ ۳۰ نومبر ۱۹۶۳ء تک پورا کر دیں۔ تا آپ کا نام فہرست میں آجائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

آڈیٹر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

نظارت بیت المال کی طرف سے متعدد بار یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ بعض سیکرٹریان مال کے متعلق یہ شکایت ہے۔ کہ وہ ہر ماہ مرکزی چندہ وصول شدہ سالم کا سالم روانہ مرکز نہیں کرتے بلکہ اس کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں۔ چونکہ پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال نہیں کرتے۔ اس لئے یہ سقم ان کی نظر سے اوجھل رہتا ہے۔

نظارت ہذا دھوکے ازالہ کے لئے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے۔ کہ آپ براہ مہربانی باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال کر کے ہر ماہ کے آخر میں یہ رپورٹ ارسال کیا کریں۔ کہ جس قدر چندہ وصول کیا گیا ہے وہ درج رجسٹر روزنامچہ ہو چکا ہے۔ رقم معہ تفصیل روانہ مرکز کر دی گئی ہے۔ اور مرکزی چندہ وصول شدہ سے کوئی رقم قابل ادخال خزانہ باقی نہیں ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ یہ رپورٹ ہر ماہ ارسال کرنے کا التزام فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

جماعت کے سچے مخلصین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپیل

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی اشاعت میں تعاون کیلئے احباب جماعت سے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اپیل کی جا رہی ہے۔ مگر ابھی تک خریداران کی تعداد تسلی بخش نہیں۔ اگر احباب رسالہ کی امداد و خریداری کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو حضور علیہ السلام کی خواہش کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے ارشادات احباب کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان ارشادات کی روشنی میں اگر احباب پوری سعی فرمائیں۔ تو کامیابی یقینی ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ السلام ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۳ء میں ارشاد فرماتے ہیں:- ”اگر اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے۔ تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت کی موجودہ حصہ تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے“

اگر احباب جماعت حضور کے ارشاد کو بغور مطالعہ فرمائیں۔ تو بآسانی اندازہ لگا سکیں گے کہ حضور کی دردبھری اپیل ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے۔ صرف اور صرف یہی کہ جہاں احباب رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ وہاں ذی استطاعت اصحاب عطایا بھی ارسال فرمائیں۔ تا غیروں میں رسالہ بھجوایا جا سکے رسالہ کی سالانہ قیمت صرف دس روپے ہے۔

(المنیجر)

زکوٰۃ کے متعلق تفصیلی مسائل

معلوم کرنے کے لئے ”رسالہ مسائل زکوٰۃ“ ناظر صاحب بیت المال ربوہ سے مفت منگوا کر مطالعہ کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے والے ہمیشہ زندہ رکھے جائیں گے

(۱) ”اسلام پر جو نازک دور گزر رہا ہے۔ اور احمدیت جس نیک مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اسکو مد نظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس جہاد میں جو غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا جاری ہے شامل ہو یہ ایسا کام ہے کہ شدید دشمن بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔“ (کیا آپ تحریک جدید کا وعدہ ادا کر چکے؟ اگر نہیں تو آخری سہ ماہی شروع ہے خاص توجہ فرمائیں)

(۲) ”احمدیت اگر پھیلے گی۔ اور اسلام اگر ترقی کریگا۔ تو انہی لوگوں کے ذریعہ جو سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ کرنا ہے ہم نے ہی کرنا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت کا کوئی کام لے رہا ہے۔ یہ ایک انعام ہے جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جائیں گے۔ اور ان کے نام مجاہدین میں شمار کئے جائیں گے۔“ (آپ تحریک جدید میں اگر شامل ہیں تو یہ احسان الٰہی ہے۔ محاسبہ کریں کہ کسی سال کا بقایا تو نہیں۔ اگر ہو تو وہ بھی ادا کرنے کا فکر کریں۔ مگر ۳۰ نومبر ۱۹۵۳ء سے قبل۔ تا نام فہرست ۱۹ سالہ میں آجائے)

(۳) ”آخر سلسلہ کے کام آپ نہیں کرینگے تو اور کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اس قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں۔“ (بشرطیکہ آپ فوری توجہ کریں۔)

(۴) ”مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔“

(۵) ”آپ مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کی برکتیں نازل ہوں اور سلسلہ کے کام نہ رکیں۔“

(۶) تحریک جدید کے سال رواں سے بہت وقت گزر چکا اور تھوڑا سا وقت باقی ہے۔ آپ اپنے تحریک جدید کے وعدہ کا جائزہ لیں۔ اگر وعدہ پورا نہیں ہوا۔ تو ارباب واجب الادا رقم الحال کر کے سو فی صدی ادا کرلیں۔ دفتر بار بار وعدہ اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے پس ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ (وکیل المال)

پتہ مطلوب ہے راجہ عطاء اللہ خان صاحب سابق سکرٹری مال جماعت احمدیہ پاڑی پورہ ریاست کشمیر جو پچھلے سال حکیم رفیع شاہ صاحب راولپنڈی کے پاس مقیم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

پاکستان کی قومی منصوبہ بندی میں بے روزگاری ختم کرنے پر زور دیا جائے گا

کراچی ۳ ستمبر۔ پاکستان پلاننگ بورڈ کے صدر مسٹر زاہد حسین نے انکشاف کیا ہے۔ کہ پلاننگ بورڈ آئندہ سال مارچ یا اپریل تک پاکستان کی قومی منصوبہ بندی کے متعلق اپنی عارضی رپورٹ حکومت کو بھیج دیگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہماری کوشش یہی ہوگی۔ کہ مکمل رپورٹ دسمبر ۱۹۵۴ء تک حکومت کے پاس بھیج دی جائے۔ مسٹر زاہد حسین نے کہا۔ کہ پلاننگ بورڈ کے باقی ممبروں کے ناموں کا اعلان ابھی تک نہیں کیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ اس بورڈ میں غیر ملکی ماہرین کے علاوہ بعض پاکستانی ماہرین بھی شامل ہوں گے۔ مسٹر زاہد حسین نے کہا۔ کہ یہ بورڈ قومی ترقی کے لئے جو منصوبہ تیار کرے گا۔ اس کی تکمیل کے لئے بھی اپنے مشورے دیگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ دوسرے ملکوں نے اپنی ترقی کے جو منصوبے تیار کئے ہیں۔ ہم ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم قومی ترقی کے منصوبے میں بے روزگاری کو دور کرنے پر زور دیں گے۔ قومی ترقی کے جن منصوبوں پر اس وقت کام ہو رہا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر زاہد حسین نے کہا۔ کہ میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ ان منصوبوں کو مکمل کیا جائے۔ اور ان کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا ہونی چاہیئے۔

وزیر صحت ڈاکٹر مالک کل ٹوکیو روانہ ہونگے

کراچی ۳ ستمبر۔ وزیر صحت ڈاکٹر ایم۔ اے مالک ۵ ستمبر کو ٹوکیو روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ بین الاقوامی مزدور انجمن کی ایشیائی علاقائی کانفرنس میں حصہ لیں گے۔ ڈاکٹر مالک پہلے ڈھاکہ جائیں گے۔ اور وہاں تین دن قیام کے بعد ٹوکیو روانہ ہوں گے۔ وہ ۱۹ ستمبر کو ٹوکیو سے واپس لوٹیں گے،

مصری کابینہ میں تبدیلیاں

قاہرہ ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری کابینہ میں کچھ تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آئندہ کرنل عبد الجمال وزیر اعظم بنا دیئے جائیں گے اور جنرل نجیب صرف صدر رہیں گے۔

اورینٹ ائرویز کو قومی فضائی کمپنی میں شامل کرنے کا معاہدہ ہوگیا

کراچی ۳ ستمبر۔ ذمہ دار ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان اور اورینٹ ایرویز کے منتظمین کے درمیان اس امر پر فیصلہ ہوگیا ہے۔ کہ اورینٹ ایرویز کو پاکستان کی قومی فضائی کمپنی ”پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز“ میں مدغم کر دیا جائے۔ قومی فضائی کمپنی آئندہ سال اپریل میں قائم ہو جائیگی۔ حکومت اس کارپوریشن میں تین کروڑ روپے کا سرمایہ لگائے گی۔ اور اورینٹ ایرویز اپنا اثاثہ جو تقریباً ایک کروڑ روپے ہے۔ اس کارپوریشن میں شامل کر دیگی۔ عوام کو اس کمپنی میں ۵۰ لاکھ روپیہ دینے کی اجازت دی جائے گی۔ اورینٹ ایرویز کے پاس اس وقت دو کنوائر اور ۱۱ ڈکوٹہ طیارے ہیں۔ دو کنوائر طیارے حکومت سے ۴۵ لاکھ روپیہ کا قرضہ لینے کے بعد خریدے گئے۔ کمپنی یہ قرضہ حکومت کو واپس کر دے گی۔ نئی کمپنی ڈھاکہ۔ لاہور اور پشاور کے درمیان سروس چلانے کے علاوہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے راستے لندن تک بھی سروس چلائے گی۔ اس کے بعد کئی اور راستوں پر پرواز کا سلسلہ شروع کیا جائیگا۔ قومی فضائی کمپنی کا پہلا نیا طیارہ ۲۵ فروری کو کراچی پہنچ جائے گا۔ نئے طیارہ میں ۲۵ آدمیوں کی گنجائش ہوگی۔

بہاولپوری مصنوعات کی دساور میں زبردست مانگ

بغداد الجدید ۳ ستمبر۔ پاکستانی ٹریڈ کمشنر متعینہ سنگاپور نے بہاولپور کی گھریلو دستکاریوں کے ڈائرکٹر سے بہاولپوری مصنوعات میں سے اونٹ کے چمڑے سے تیار کئے ہوئے لیمپ شیڈ اور دیگر نفیس مصنوعات منگوا بھیجی ہیں۔ تاکہ مشرق بعید میں ان اشیاء کی مانگ کو پورا کیا جا سکے۔ بہاولپور کی گھریلو دستکاریوں کے ڈائرکٹر نے ایک ملاقات میں متذکرہ صدر مطالبہ کا ذکر فرماتے ہوئے یہ بھی بیان کیا۔ کہ بہاولپوری مصنوعات امریکی اور یورپی ممالک میں بھی ہر دلعزیز ہوتی جاتی ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ ان ممالک سے بھی انفرادی طور پر ان اشیاء کی مانگ شروع ہو گئی ہے۔ اونٹ کے چمڑے سے بنے ہوئے لیمپوں، گلدانوں اور بہاولپور کے ہلکے پھلکے گلی ظروف کی مانگ خاص طور پر بڑھ رہی ہے۔

جنوبی کوریا کی طرف سے جاپان پر ناجائز نفع اندوزی کا الزام

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ آج جنوبی کوریا کے وزیر اعظم پیانگ یانگ تائی نے اخباری نمائندوں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان کوریا کے بحالیاتی پروگرام سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھا رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ان کی حکومت ایسی جاپانی مصنوعات کے خلاف حق استرداد حاصل کرے گی۔ جو کوریا میں تیار ہوتی ہیں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ جاپان جنوبی کوریا کے مقبوضہ ماہی گیری کے مراکز سے نفع حاصل کر رہا ہے۔ کوریا پولیٹیکل کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ ان کے کم از کم مطالبات میں کمیونسٹ چین کی فوجوں کی واپسی کوریا کا ایک ہونا اور شمالی کوریا میں آزادانہ انتخابات ہیں۔

کینیا کو مزید فوجی کمک

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) برطانوی وزارت جنگ نے وزارت نوآبادیات کے مشورہ سے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے کینیا میں مزید فوجی کمک بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ماؤ ماؤ دہشت انگیزوں کے خلاف جو مہم جاری ہے۔ اسے موثر طور پر چلایا جا سکے۔ اس فیصلہ کے تحت برطانیہ کے چند مشہور فوجی دستے عنقریب کینیا روانہ کر دیئے جائیں گے۔

کراچی ۴ ستمبر ہز ڈبلیو اے جنکی ہز سن بغیر متعینہ کراچی کل چھ ہفتہ کی رخصت گزارنے کے بعد [illegible]

کشمیر کی آزادی کیلئے مشرقی بنگال سے ایک لاکھ رضاکاروں کی پیشکش

ڈھاکہ ۳ ستمبر۔ مولانا راغب احسن اور مولانا عزیز الرحمن نے آج ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے مسلمان آزاد کشمیر کے لیڈروں کی اس تجویز کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ کہ کشمیر کی آزادی کے لئے کشمیر کی آزادی کا متحدہ محاذ بنایا جائے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ۸ ستمبر کو لاہور میں محاذ کی جو کانفرنس بلائی گئی ہے۔ اس میں مشرقی پاکستان کے نمائندوں کو بھی شرکت کے لئے بھیجا جائے گا۔ انہوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ محاذ کی یہ کانفرنس کشمیر کی آزادی کی تحریک میں ایک نئے باب کا اضافہ کرے گی۔ اس بیان میں کشمیر کے لیڈروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے اختلافات ختم کر دیں۔ اور ایک چٹان کی طرح متحد ہو جائیں۔ مشترکہ بیان میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مجاہدین بنگال کی جماعت کی طرف سے مشرقی اور مغربی پاکستان کی حفاظت کے لئے ۱۰ لاکھ رضاکار اور کشمیر کی آزادی کے محاذ کے لئے ایک لاکھ رضاکاروں کی خدمات پیش کی جائیں گی۔ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ مجاہد رضاکار کشمیر کی آزادی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔

فاتح ایورسٹ کی طرف سے بھارتی صدر کو پتھر کا تحفہ!

نیویارک ۳ ستمبر۔ فاتح ایورسٹ شرپا تن سنگھ نے جو گذشتہ جون میں میرا ایڈ منڈ ہلیری کے ہمراہ تسخیر ایورسٹ کی مہم میں شامل تھے۔ صدر بھارت کو تحفہ کے طور پر ایک پتھر ارسال کیا ہے وہ ایورسٹ سے یہ پتھر اپنے ہمراہ لائے تھے آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ یہ سب سے زیادہ قیمتی تحفہ ہے موجودہ دنیا کی چھت سے صدر بھارت کے لئے لائے ہیں۔

گورنر جنرل پاکستان ایبٹ آباد پہنچ گئے

ایبٹ آباد ۳ ستمبر۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد آج شام پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون کے ہمراہ ایبٹ آباد پہنچ گئے۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی ریسٹ ہاؤس پر گورنر جنرل کا استقبال گورنر سرحد۔ خواجہ شہاب الدین نے کیا جنہوں نے وزیر اعلیٰ سرحد سردار عبدالرشید اور دوسرے وزراء کا تعارف گورنر جنرل سے کرایا۔ گورنر جنرل ضلع ہزارہ کا دس روز تک دورہ کریں گے پیر سوں وہ گورنر سرحد اور پنجاب و سرحد کے وزراء اعلیٰ کے ہمراہ وادی کاغان جائیں گے۔ گورنر جنرل ۹ ستمبر کو ہری پور میں ایک فیکٹری کا سنگ بنیاد رکھیں گے اور ۱۲ ستمبر کو کاکول میں پاکستان ملٹری اکیڈمی کی پریڈ کا معائنہ کریں گے وزیر امور کشمیر مسٹر شعیب قریشی جو گورنر جنرل کے ہمراہ کراچی سے گئے تھے کل راولپنڈی سے آزاد کشمیر کے دار الحکومت مظفر آباد جائیں گے۔

۔۔۔ کرتا تھا۔

سلامتی کونسل مسئلہ مراکش پر غور نہیں کرے گی

نیویارک ۳ ستمبر۔ آج سلامتی کونسل میں مسئلہ مراکش پیش ہونے کی تمام امیدیں منقطع ہو گئیں جب کولمبیا نے اعلان کیا۔ کہ وہ اس معاملہ میں فرانس، برطانیہ اور امریکہ کی حمایت کرے گا۔ مسئلہ مراکش کو سلامتی کونسل کے پیش نامہ لانے کے لئے گیارہ میں سے سات ووٹوں کی ضرورت تھی۔ پاکستان۔ لبنان۔ روس اور چین نے اسے موافقت کی۔ چلی نے بھی حمایت کا اعلان کیا لیکن یونان نے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کیا۔ کونسل کے صدر نے کولمبیا کے ممبر کی حیثیت سے کہا کہ ان کا وفد اس بات پر متفق ہو چکا ہے کہ کسی ملک کی قومی آزادی کی تحریک میں خواہ وہ مراکش کے متعلق ہو یا کسی دوسرے ملک سے متعلق کسی غیر ملکی حکومت یا حفاظتی کونسل کو اس میں مداخلت کا حق نہیں ہونا چاہیئے۔

بہار میں سیلاب ۱۲ کروڑ کا نقصان ۴ ہلاک

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے صوبہ بہار کے دریاؤں میں سیلاب آنے کی وجہ سے اب تک ۱۲ کروڑ روپے سے زیادہ کا نقصان ہو چکا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس تباہ کن سیلاب میں اب تک ۴ افراد ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے داخلی نظم و نسق کا محکمہ بھی بھارت کو دیدیا جائیگا

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بخشی غلام محمد کی حکومت نے بھارت سے تین محکموں کے الحاق کے معاہدہ کے تحت مقبوضہ ریاست کے محکمہ امور اعلانات بھارت کے حوالے کر دینے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ ایک مقامی اخبار کی اطلاع کے مطابق بخشی غلام محمد کی حکومت مقامی فوج جسے ملیشیا کہا جاتا ہے توڑ کر ریاست کے داخلی نظم و نسق کا معاملہ بھی بھارت سرکار کے حوالہ کر دے گی واضح رہے کہ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے نام نہاد معاہدہ الحاق کے باوجود بھارت کو امور خارجہ دفاع اور مواصلات کا پورا انتظام دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ شیخ عبداللہ نے امور خارجہ کا ایک علیحدہ محکمہ قائم کر لیا تھا۔ جو غیر ملکی سفیروں اور وزیروں کے ساتھ بھارت کے محکمہ امور خارجہ سے علیحدہ گفت و شنید

خیراز پر ڈاکٹر مصدق کے حامی قبائل کے حملے کی سازش ناکام بنادی گئی

شیراز ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شہنشاہ ایران نے شیراز پر حملہ کرنے والے دو سرا قبائیلیوں کی ایک سازش کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔ پولیس اور فوج کو خفیہ ذرائع سے یہ اطلاع ملی۔ کہ دو ہزار کاشغائی قبائل جو ڈاکٹر مصدق کے زبردست حامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ شیراز پر حملہ کرنے والے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ قبائل جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ شاہ ایران نے فارس کے گورنر علی حیات کو حکم دیا کہ وہ قبائلیوں سے گفت و شنید کریں۔ اس کے ساتھ فوجی دستے شیراز بھیج دیئے گئے جنہوں نے سڑکوں کے ساتھ ساتھ دفاعی چوکیاں قائم کر لیں کل صبح علی حیات نے شیراز میں قبائلی لیڈروں سے بات چیت کی۔ اور اس کے بعد کاشغائی قبائل کے سردار محمد نصر کے ساتھ نامعلوم مقام کو روانہ ہو گئے۔ واپسی کے بعد علی حیات نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ خطرہ ٹل گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ شہنشاہ نے نصر کو تہران آنے کی دعوت دی ہے جسے غالباً منظور کر لیا جائے گا۔

ڈو میڈیکل کالج کی فیس میں ۷۵ روپے کی کمی!

کراچی ۳ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے ڈو میڈیکل کالج کی سالانہ فیس ۳ سو روپے سے گھٹا کر ۲۲۵ روپے مقرر کر دی ہے۔ اب فیس لاہور کے معیار پر آ گئی ہے سر رشتہ سے نفقتہ ستمبر تک یہی فیس وصول کی جائے گی حکومت نے اسکولوں میں طلباء کی صحت کی بہتری کے لئے ڈاکٹر مقرر کئے ہیں۔

توفیق نے کراچی لیگ کے سابق صدر کو نوٹس دیدیا

روپیہ۔ فرنیچر اور دفتر کا سامان دینے کا مطالبہ

کراچی ۳ ستمبر۔ آج کراچی صوبائی مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایس۔ ایم توفیق نے سابق صدر کراچی لیگ مسٹر محمد ہاشم قریشی کو نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ کے تمام حسابات روپیہ، اثاثے فرنیچر اور دفتر کے سامان ان کے حوالے کر دیں۔ یہ نوٹس مسٹر توفیق نے اپنے وکیل مسٹر ایس۔ ایم سہیل کے ذریعہ دلوایا ہے نوٹس میں کہا گیا ہے۔ کہ اگر ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر سامان روپیہ وغیرہ انہیں نہ دیا تو پھر قانونی کارروائی کی جائے۔ مسٹر قریشی سے کشمیر فنڈ۔ سول ڈیفنس فنڈ ایک اسٹیشن ویگن فرنیچر اور ٹائپ رائٹر وغیرہ کے حوالہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ نوٹس میں مسلم لیگ کے کچھ سامان اور اثاثے کے ناجائز تصرف کا بھی سابق صدر پر الزام لگایا گیا ہے۔

قاہرہ ۳ ستمبر۔ عرب لیگ کے نائب سیکرٹری جنرل احمد الشکری نے اعلان کیا ہے۔ کہ عرب ممالک اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مراکش کا مسئلہ مفصل بحث کے لئے پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی کہ سلامتی کونسل مراکش کے مسئلہ کو ایجنڈا میں شامل نہیں کرے گی

حقوق کی مقررہ کو قت حیثیت کا کرو اور دیں۔

سندھ میں سختی کے ساتھ جرائم کی روک تھام کی جائے گی

کراچی ۳ ستمبر۔ سندھ کے ضلع کلکٹران اور اعلیٰ پولیس افسروں کی ایک کانفرنس صوبائی وزیر ملکی پیرزادہ عبدالستار کی صدارت میں ہوئی۔ کانفرنس میں صوبے میں جرائم کی سختی سے روک تھام کرنے اور ناجائز برآمد و درآمد روکنے کے طریقوں پر غور کیا گیا۔ صوبائی حکومت ناجائز برآمد و درآمد روکنے کے لئے خاص اقدام کرے گی۔

ریاست بہاولپور میں زبردست بارش مکانات گر گئے!

بہاولپور ۳ ستمبر۔ گذشتہ منگل کو یہاں جو شدید بارش ہوئی تھی۔ اس کے باعث ریاست کے کئی حصوں میں مکانات گرنے اور سینکڑوں لوگوں کے بے گھر ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ریاستی حکومت کے محکمہ صحت نے متاثرہ علاقوں میں طبی امداد بھیجدی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ فورٹ عباس اور اس کے نواحی علاقوں میں گذشتہ منگل کو زبردست بارش ہوئی۔ جو چار گھنٹے تک جاری رہی

مصر میں کمیونسٹ سرگرمیوں میں اضافہ

لندن ۳ ستمبر۔ یہاں کے مبصرین کے خیال کے مطابق مصر میں کمیونسٹوں کی سرگرمیوں میں اضافہ مشرق وسطیٰ کے علاقہ میں عام سرگرمی کا ایک حصہ ہو سکتا ہے۔ جن کا ایران میں زیادہ کھلا اظہار ہوا ان کی سرگرمیوں کی وجہ سے مصری حکومت نے گذشتہ چند دنوں میں کمیونسٹ ایجنٹوں پر کئی چھاپے مارے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایران اور مصر میں کمیونسٹوں کی سرگرمیاں ایک ساتھ بڑھتے اور اس کے ساتھ روس کی سفارتی سرگرمیوں سے کمیونسٹ پالیسی کا اظہار ہوتا ہے

شیخ عبداللہ کی برطرفی اور گرفتاری خلاف قانون اور غیر آئینی ہے

بھارتی پارلیمنٹ کے کشمیری ممبر کا بیان

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ کشمیر نیشنل کانفرنس کے جنرل سیکرٹری مولانا مسعودی نے جو بھارت پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں۔ کل بیان کیا۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی وزارت عظمیٰ سے شیخ عبداللہ کی برطرفی اتنی غیر جمہوری اور غیر آئینی ہے۔ کہ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ انہوں نے کہا۔ اگر شیخ عبداللہ کشمیر کو آزاد ریاست بنانے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ انہیں برطرف اور گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جائے۔ مولانا مسعودی نے کہا۔ کہ آزاد کشمیر کا خیال شیخ عبداللہ کے ذہن میں اس لئے آیا۔ کہ انہیں اندیشہ تھا۔ کہ اگر استصواب رائے ہو۔ تو لوگ کہیں پاکستان کے حق میں ووٹ نہ دیں۔ اور وہ اس کے خلاف تھے۔ مولانا مسعودی نے سندھ کالج کے طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وادی کشمیر کے ڈرامائی واقعات سے لوگ دہشت زدہ رہ گئے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ نیشنل کانفرنس کے اندر اختلافات کے علاوہ شیخ عبداللہ کی کابینہ کے دو وزراء بخشی غلام محمد اور مرزا افضل بیگ کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔

شیخ عبداللہ نے ان اختلافات کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور ان دونوں وزراء کو ہم خیال بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ لیکن بدقسمتی سے شیخ عبداللہ خود ان اختلافات کا شکار بن گئے۔ ان کی برطرفی اور انتہائی غلط وقت پر گرفتاری میرے خیال میں ایک منظم سازش کا نتیجہ تھی۔ جو کہ ریاست کے بعض وزراء اور اعلیٰ افسروں نے کی تھی۔ بھارتی اخبارات میں شیخ عبداللہ کے متوقع زوال کی خبروں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ مگر یہ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ انہوں نے بھارت کے متعلق اپنا نظریہ تبدیل کر دیا تھا۔ اور وہ مدد کے لئے پاکستان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ کہ وہ پاکستان کے حامی ہو گئے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ آزاد کشمیر کی تجویز شیخ عبداللہ کو امریکی لیڈر ایڈلائی اسٹیونسن نے پیش کی تھی۔ اور بعد میں امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے ان سے اس موضوع پر بات چیت کی تھی۔ لیکن یہ تمام قیاس آرائیاں تھیں۔ کوئی ان الزامات کو ثابت نہیں کر سکتا۔ اب کشمیر کے لوگوں کے سامنے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے صرف دو ہی راستے کھلے ہیں۔ اور وہ یہ کہ خود فیصلہ کریں۔ کہ انہیں پاکستان میں شامل ہونا ہے یا بھارت میں۔ جب یہ آخر طور پر طے ہو جاتا۔ کہ کشمیریوں کو استصواب رائے سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنا ہے۔ اسی وقت شاید عبداللہ اس تیسری تجویز پر غور کرتے کہ کشمیر آزاد رہے۔ اور یہ خیال ان کے دل میں اسی وقت پیدا ہوتا جب وہ یہ سمجھتے کہ آزاد استصواب رائے میں لوگ پاکستان میں شمولیت کے حق میں ووٹ دیں گے۔ اور وہ اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔ ان حالات میں اس طرح اچانک شیخ عبداللہ کی برطرفی کا کوئی جواز نہیں تھا۔ مولانا مسعودی نے کہا۔ غالباً شیخ عبداللہ کے ذہن میں ۱۹۴۷ء کا وہ استصواب رائے تھا۔ جو صوبہ سرحد میں ہوا تھا۔ اور اسی کے پیش نظر وہ آزاد کشمیر کا پرچار کر رہے تھے۔ خان برادران نے استصواب رائے کے وقت مطالبہ کیا تھا۔ کہ پاکستان یا بھارت میں شمولیت کے علاوہ لوگوں کو ایک اور بات کے ووٹ ڈالنے کا بھی حق دیا جائے۔ اور وہ یہ کہ صوبہ سرحد آزاد رہے۔ لیکن چونکہ اس پر سمجھوتہ نہیں ہوا لہذا خان برادران کے اثر رسوخ کے باوجود سرحد کے لوگوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ دئیے۔ بھارت میں بہت سے لوگ تھے۔ جو تحریک پختونستان کی حمایت کرتے تھے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ ان لوگوں نے سرحد میں استصواب رائے کے وقت خان برادران کی حمایت کیوں نہیں کی۔ مولانا مسعودی نے کہا۔ کہ شیخ عبداللہ کی برطرفی غیر قانونی غیر آئینی ہے۔ اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ اس سے ایک غلط مثال قائم ہو گئی ہے۔ جس سے جمہوریت کے لئے ایک مستقل خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ شیخ عبداللہ نے نیشنل کانفرنس کی عاملہ اور کشمیر دستور ساز اسمبلی کے اجلاس طلب کئے تھے۔ صدر ریاست کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ خود کسی قسم کا فیصلہ جلد بازی میں کرنے کی بجائے کانفرنس اور اسمبلی کے فیصلوں کا انتظار کرتے۔ شیخ عبداللہ کی برطرفی پر کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ اگر پارٹی ان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور کرتی۔ اسی طریقے سے اس ہیجان اور سنسنی سے بچا جا سکتا تھا۔ جو اب ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے۔

آسٹریلیا میں ایٹمی تجربات

لندن ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کے سائنسی مشیر لارڈ چرویل سولہ ستمبر کو آسٹریلیا روانہ ہوں گے۔ وہاں کے وزیر اعظم رابرٹ جی منزیز نے آپ کو اکتوبر میں ہونے والے ایٹمی تجربات میں شرکت کی دعوت دی ہے۔

نئی دہلی بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے پٹنہ ہائی کورٹ کے جج سید جعفر امام کو پٹنہ ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔

نواب بھوپال کی ذاتی جاگیر کو ضبط کر لیا جائے گا

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ نواب بھوپال نے بھارت کے وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو سے درخواست کی تھی۔ کہ میری ۵۵ ہزار ایکڑ جاگیر کو تنسیخ زمینداری کے قانون سے مستثنیٰ کر دیا جائے۔ یہ میری ذاتی ملکیت ہے۔ ریاست بھوپال کا نظم و نسق جب مرکزی حکومت کے سپرد کیا گیا تھا۔ تو مجھے یقین دلایا گیا تھا۔ کہ اس کی ملکیت تبدیل نہیں کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر کاٹجو نے اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔

۱۵ ستمبر سے سو روپے کے نئے نوٹ جاری کئے جائیں گے

کراچی ۳ ستمبر۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے ۱۵ ستمبر سے سو روپے کے نئے کرنسی نوٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سو روپے کے موجودہ نوٹ بھی چلتے رہیں گے۔ کراچی۔ ڈھاکہ۔ پشاور۔ چاٹگام اور لاہور کی اسٹیٹ بنک کی شاخیں نئے نوٹ جاری کریں گی۔ نئے نوٹوں کا ڈیزائن بھی موجودہ نوٹوں سے قدرے مختلف ہوگا۔ یہ نوٹ واٹر مارک کاغذ پر چھاپے گئے ہیں۔ اور ان کی دائیں طرف ایک گول جگہ خالی چھوڑی گئی ہے۔ جس میں واٹر مارک سے چاند تارے کا نشان دیا گیا ہے۔ نوٹ کی پچھلی طرف بائیں کونے میں بھی ایسا نشان ہے۔ نوٹ کے دائیں طرف ایک لکیر بھی ڈالی گئی ہے۔ جس سے جعلی و اصلی نوٹوں کی شناخت میں آسانی ہوگی۔ نوٹوں پر گورنر اسٹیٹ بینک کے اردو میں دستخط ہیں۔ یہ نوٹ سبز رنگ کی بجائے ارغوانی رنگ کے ہوں گے۔

پاکستان کے لئے پانچ امریکی فنی ماہر

واشنگٹن ۳ ستمبر۔ پاکستان میں امریکی فنی پروگرام کے تحت جو کام انجام دیا جا رہا ہے اس میں امداد دینے کے لئے پانچ امریکی فنی ماہر یہاں سے پاکستان روانہ ہونے والے ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) گلبرٹ جی ڈوبک (بند اور پل بنانے کے انجینئر) (۲) فرنیک ٹیٹیر (برقابی کے انجینئر) (۳) مس مارے ایورٹ (خانگی معاشیات کی ماہر) (۴) مس ایڈا ملڈی براؤن۔ (۵) جوزف اے زنٹیلر (جنگلات کے سامان سے اشیاء بنانے کے ماہر)

مسٹر کارل سی کیمپل بھی جو امریکی محکمہ زراعت میں منڈیوں کے ماہر ہیں۔ اس ماہ پاکستان اور بھارت کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ ان ملکوں کو امریکی روئی برآمد کرنے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ یہ ماہرین ان باسٹھ افراد کی جماعت کا ایک حصہ ہیں۔ جنہوں نے مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں فنی پروگرام کے تحت کام کرنے کے لئے تربیتی نصاب کی حال ہی میں تکمیل کی ہے۔ یہ ماہرین عراق ایران سعودی عرب اری ٹریا حبشہ اردن اور افغانستان میں کام کرنے والی جماعتوں کی امداد کریں گے۔

کراچی ۴ ستمبر۔ کراچی میں فرینڈز آف امریکہ سوسائٹی قائم کی گئی ہے۔ اس سوسائٹی کا مقصد پاکستان و امریکہ کے طلباء میں قریبی تعلقات پیدا کرنا ہے۔

چرچل نے اپنی کابینہ میں ردوبدل کر لیا

لندن ۴ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کل اپنی کابینہ میں ردوبدل کیا ہے۔ انہوں نے دو وزیروں کو نکال دیا ہے۔ مسٹر انتھونی ایڈن نئی کابینہ میں بھی وزیر خارجہ کے عہدے پر رہیں گے۔ لارڈ وولٹن اپنے موجودہ محکموں کے علاوہ خام اشیاء کی وزارت کا کام بھی سنبھالیں گے۔ مسٹر چرچل نے ایک وزیر مملکت کا اضافہ بھی کیا ہے۔ نیا وزیر وزارت تجارت میں کام کرے گا۔

شیخ عبداللہ کے خلاف مقدمہ رکوا دیا گیا

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذمہ دار حلقوں سے تحقیقات کرنے پر یہ تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ بخشی غلام کی حکومت شیخ عبداللہ پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ اور اس سلسلہ میں مقدمہ چلانے کی تیاریاں بھی کر لی گئیں تھیں۔ جب دہلی والوں کو بخشی کی اس نیت کا علم ہوا۔ تو ایک بہت بڑے شخص نے ٹیلی فون پر بخشی سے کہا۔ کہ شیخ عبداللہ پر مقدمہ نہ چلایا جائے۔ اس کے بعد ہی بخشی حکومت نے عبداللہ کے خلاف مقدمہ چلانے کی خبر کی تردید کر دی۔

مصدق کابینہ کے دو وزیر پکڑ لئے گئے

تہران ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کی وزارت کے وزیر انصاف علی لطفی کل پیشمکان پر غسل کے دوران میں پکڑے گئے۔ سابقہ وزارت کے وزیر تعلیم ڈاکٹر مہدی آذر بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ شام کو شائع ہونے والے اخبار "مرد ایشیا" نے لکھا ہے۔ کہ ڈاک و تار کے محکموں سے تقریباً دو سو مشکوک آدمیوں کو نکال دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دیگر وزارتیں بھی زاہدی کی ہدایات کے بموجب سرکاری دفاتر کو اشتراکیوں سے پاک کرنے کے لئے فہرستیں تیار کرنے میں مصروف ہیں۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

لاہور ۳ ستمبر۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے جو چیف جسٹس مسٹر محمد منیر اور جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی پر مشتمل ہے۔ آج ۱۰ افراد کے بیانات قلم بند کئے۔ ان میں سید ابو الاعلیٰ مودودی۔ ابو الحسنات محمد احمد۔ مولوی محمد علی۔ سراج الدین منیر۔ مفتی محمد شفیع اور مولوی محمد ادریس کے نام بھی شامل ہیں۔ عدالت نے اخباری نمائندوں کو حکم دیا۔ کہ آج جو کچھ کارروائی عدالت میں ہوئی ہے۔ اسے شائع نہ کیا جائے۔ عدالت نے جن دوسرے علماء کو طلب کیا ہے۔ ان کے بیانات کل قلمبند کئے جائیں گے۔